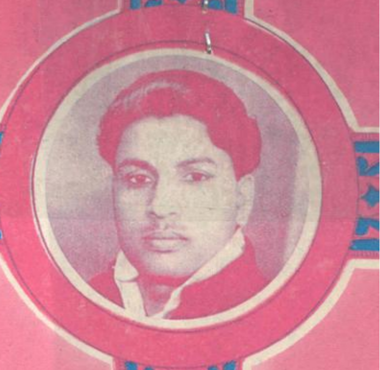


مرقع زرّیں
کتبہ تاج الدین
سنہ ۱۹۳۶ء
زرّیں رقم لاہور

مدثر بلال





پیش لفظ

خوشنویسی بھی فنونِ لطیفہ میں سے ہے۔ گو عام طور پر اِس کا اعتراف نہیں کیا جاتا۔ مروّجہ نستعلیق خط کے متعلق اُردو میں چند کُتب موجود تو ہیں۔ مگر ان میں بھی اسی پُرانی طرز کے سوائے چیزوں کو بہت کم جگہ دی گئی ہے۔

میں نے بھی اِس فن میں ایک مبتدی کی حیثیت سے قدیم و جدید اساتذہ سے استفادہ کیا۔ نیز خود پُرانے قطعات وغیرہ سے بہت کچھ اخذ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نِکلا کہ قدیم و جدید طرزیں مل کر ایک خوشنما رنگ پیدا ہو گیا۔ جو مجھے نہایت عزیز ہے۔ ایجاد کا دعویٰ کرنے کا نہ مجھے حق ہے اور نہ کسی اَور کو۔ کیونکہ آخر یہ سب کچھ قدیم و جدید اساتذہ کے فنی لٹریچر ہی فیض کا نتیجہ ہے۔ بس اقرار سے کسی کو مجالِ انکار نہیں بلکہ اس کا اعتراف میرے لئے تو ایک خوشگوار فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔

مجھ سے جو کچھ ہو سکا ہے وہ اربابِ ذوق کی خدمت میں پیش کرنے کا حوصلہ کرتا ہوں۔ اگر کسی مبتدی کو اس سے کچھ فائدہ پہنچ جائے یا کسی کو میرے قلم کا کوئی کشش و دامن پسند آجائے تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت رائیگاں نہیں گئی ؎

تیری رحمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں اُن کے دامن کے لئے

تاج الدین

تاج الدین زریں قلم لاہور

خطاط الملک

تاج الدین زریں رقم

رحمۃ اللہ تعالےٰ

لاہوری

احوال و آثار

مغلیہ دور حکومت خطاطی کا عہد زریں کہلاتا ہے۔ ہمایوں، اکبر اور جہانگیر کے درباریوں میں نادر روزگار خطاط موجود تھے۔ جن میں خاص طور پر قابل ذکر یہ ہیں خواجہ عبدالصمد شیریں قلم، خواجہ سلطان علی، محمد اصغر ہفت قلم، میر فتح اللہ شیرازی، محمد حسین کشمیری زریں رقم، ملا عبدالقادر اخوند، خواجہ ابراہیم حسین، عبدالرحیم عنبریں رقم، میر معصوم قندھاری، حسین بن احمد چشتی، میر عبداللہ مشکیں قلم، میرزا محمد حسین اور احمد علی ارشد۔

شاہجہانی دور میں خطاطی کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ تاج محل آگرہ فن خطاطی کا زندۂ جاوید مرقع ہے۔ اس کے در و دیوار پر متعدد بلند پایہ خطاطوں نے اپنے فنی کمالات کا مظاہرہ کیا ہے۔ جن میں عبدالحق شیرازی عرف امانت خاں کا نام سر فہرست ہے۔

شاہجہانی عہد کے بلند پایہ خطاط یہ ہیں۔ میر محمد صالح کشفی تبریزی، میر محمد مومن عرشی، عبدالباقی حداد، یاقوت رقم، مولانا عصمت اللہ اور ملا باقر کشمیری۔

دربار شاہجہانی میں عظیم الشان خوشنویسوں کی بزم آراستہ تھی کہ ایک خستہ حال خطاط وارد ہوا اور بارگاہ شاہجہانی میں اس طرح عرض گذار ہوا۔

ایا فجستہ خصالے کہ ساکنان فلک — بر آستان تو دارند میل دربانی

چہ حاجت است کہ گویم حال خستہ خود — حال خستہ دلاں راتو خوب می دانی

فریاد موثر تھی کارگر ثابت ہوئی۔ یہ گذارش احوال مطلا قطعہ کی صورت میں پیش کی گئی۔ فن شناس بادشاہ نے لکھنے والے کو اپنی آنکھوں پر بٹھایا۔ یہ نو وارد خطاط سرخیل خوشنویسان نستعلیق میر عماد الحسنی القزوینی کا شاگرد اور ہمشیرزادہ آقا عبدالرشید دیلمی تھا۔ میر عماد کی شہادت کے بعد آقا رشید نے ایران کو خیر باد کہا اور ہندوستان چلے آئے۔ لاہور ہوتے ہوئے پایۂ تخت آگرہ پہنچے۔ شاہجہان نے ان کی بڑی قدر و منزلت کی اور شہزادہ دارا شکوہ کا استاد مقرر کر دیا بعض مورخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ آقا رشید نے لاہور میں بھی قیام کیا۔ اسی دوران میں ان کے متعدد شاگرد ہو گئے۔ مؤلف ''تحقیقات ماہر'' نے لکھا ہے کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو نستعلیق کا پہلا مرکز لاہور کو سمجھنا چاہئے۔ آقا رشید نے ۱۰۸۱ھ میں آگرہ میں وفات پائی۔ آقا رشید کے بعد ان کے تلامذہ اور متبعین نے خط نستعلیق کو خوب فروغ دیا۔ آقا رشید کا فیضان پورے برصغیر میں پھیلا۔ ان کی ذات سے پاک و ہند میں خطاطی کے تین دبستان قائم ہوئے۔ جو آج تک جاری و ساری ہیں۔ (۱) لاہور (۲) دہلی (۳) لکھنؤ۔

لاہور کی سرزمین میں بڑے بڑے نادر روزگار خوشنویسوں نے فن خطاطی کی داد دی جن میں خاص طور پر قابل ذکر یہ ہیں۔ آقائے ثانی محمد افضل قادری لاہوری، حافظ نور اللہ، قاضی نعمت اللہ لاہور، مرزا امام ویردی، مولوی سید احمد ایمن آبادی، منشی عبدالغنی شیریں رقم، مولوی محمد عبداللہ وارثی، شیخ احمد جوہر کانی، پروین رقم، میاں نتھو، مرغوب رقم، حاجی دین محمد، حاجی نور احمد وغیرہ۔

فن کی چکا چوند روشنی میں ایک نوجوان خطاط نے اپنا قلم تراشا، قط لگایا اور صفحۂ قرطاس پر آب زر سے لکھنے لگا۔ یہ لوہاری دروازہ لاہور کا سجیلا، بانکا نوجوان تاج الدین تھا جو خطاطی کی تاریخ میں خطاط الملک منشی تاج الدین زریں رقم کے نام سے زندہ جاوید ہے۔

نام و نسب:

نام تاج الدین، خطاط الملک اور زریں رقم لقب، نسباً جاٹ قوم کی سندھو شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ مذہباً اہل سنت والجماعت الحنفی العقیدہ تھے۔ ان کے مورث اعلیٰ ویر سنگھ کو اللہ تعالیٰ نے سعادت اسلام بخشی۔ وہ سکھوں کے عہد حکومت میں لاہور میں مسلمان ہوئے۔ اسلامی نام معلوم نہیں ہو سکا۔ جناب زریں رقم ان کی ساتویں پشت میں ہیں۔ نسب نامہ یہ ہے۔

منشی تاج الدین زریں رقم بن محمد الدین (م ۱۹۳۵ء) بن رانجھا (م ۱۹۱۱ء) بن شادی (م ۱۹۱۷ء) بن داؤد (م ۱۸۸۱ء) بن سدھو بن اللہ یار بن شیخ ویرو (ویر سنگھ) بن اسلام۔

یہ خاندان مدتوں سے لاہور میں آباد چلا آ رہا ہے۔ گوٹہ کناری اور تار کشی پیشہ رہا ہے۔ چودھری محمد دین کے تین فرزند تھے۔ منشی تاج الدین زریں رقم، چودھری عبدالوہاب اور چودھری معراج الدین۔

ابتدائی حالات:

جناب زریں رقم ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء (شوال ۱۳۲۴ھ) کو اپنے آبائی شہر لاہور میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالا تو سکول میں داخل کیے گئے۔

والدہ کی رحلت کے بعد ان کے حقیقی ماموں حاجی نور احمد صاحب خوشنویس نے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔ حاجی صاحب مشہور خطاط منشی فضل الٰہی مرغوب رقم لاہوری (المتوفی ۱۹۱۶ء) کے تلمیذ رشید اور شیخ طریقت حضرت مولانا احمد علی قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۱ھ) کے مرید باصفا ہیں۔ طبیعت مجاہدانہ پائی ہے۔ تحریک خلافت میں بھی حصہ لیا۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۲۰ء کو ہندوستان سے بہ نیت جہاد ہجرت کی۔ کابل اور روس میں تقریباً دو سال کا عرصہ غریب الوطنی میں گذار کر ۹ فروری ۱۹۲۲ء کو واپس لاہور آئے۔ اسی زمانے میں جناب زریں رقم نے حاجی صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ لیکن طبیعت کتابت کی بجائے پہلوانی کی طرف زیادہ مائل تھی۔ پہلوانی کے لیے جسم کا ڈیل ڈول بھی بہت مناسب تھا اور شوق بھی بدرجۂ غایت تھا۔ چنانچہ کئی مرتبہ دنگلوں میں شریک ہوئے اور کشتی لڑی۔

۱۹۲۹ء میں جناب زریں رقم نے حروف ابجد کی پہلی وصلی لکھی جو شائع بھی ہوئی۔

۱۹۳۰ء میں لاہور میں آل انڈیا کانگرس کا سالانہ جلسہ پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ کا بہت بڑا پوسٹر شائع ہوا جو خامۂ زریں کا شاہکار تھا۔ وہ اتنا خوبصورت تھا کہ عوام بالخصوص خوشنویس دیواروں سے اتار کر لے گئے۔

جناب زریں رقم نے ''پھول اخبار'' کا ایک قد آدم بورڈ بھی لکھا۔ کہتے ہیں یہ اس قدر بڑا تھا کہ گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ میں لوگ اس کے سایہ میں پناہ لیتے تھے۔ یہ بورڈ ایک مدت تک ''کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست'' کی تصویر بنا رہا۔

۱۹۳۱ء میں انہوں نے ایک عظیم الشان سائن بورڈ کی شکل میں برادران اسلام کو ہفتہ

وار ''نونہال'' کی طرف سے عید مبارک پیش کی۔ اس بورڈ پر ۴ تھان کپڑا اور اڑھائی گیلیاں لکڑی صرف ہوئی۔ سائز غالباً ۷۵x۲۵ فٹ تھا۔ اس پر بہت جلی حروف میں ''عید مبارک'' لکھا ہوا تھا۔ اختر شیرانی کا یہ شعر بھی اس پر مرقوم تھا۔

حاصل خدا کے گھر میں عزیزوں کی دید ہے رحمت پکارتی ہے ادھر آ کہ عید ہے

یہ بورڈ عید کے روز شاہی مسجد لاہور کے صدر دروازے پر آویزاں کیا گیا اور نماز عید کے بعد لوہاری دروازہ لاہور کی پیشانی کی زینت بنا۔ اس بورڈ نے زندہ دلان لاہور سے خوب داد تحسین حاصل کی۔ اس زمانے میں جناب میں جناب زریں رقم کا قلمی نام ''عزیز رقم'' تھا۔ چنانچہ اس بورڈ پر بھی ''عزیز رقم'' ہی تحریر تھا۔ غالباً ۱۹۳۰ء میں انہوں نے زریں رقم لقب اختیار کیا۔

مرقع زریں:

۱۹۳۶ء میں جناب زریں رقم نے مرقع زریں تحریر کیا یہ بہت مقبول ہوا اور جسے اہل فن نے بہترین ہمت افزا الفاظ میں سراہا۔ کے تمام بڑے خوشنویسوں کو مدعو کیا جس میں لاہور مرقع زریں اس اعتبار سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کہ جدید طرز نستعلیق پر سب سے پہلا رسالہ ہے۔ جناب زریں رقم نے اپنی زندگی میں اس کے دو ایڈیشن شائع کیے۔ ۱۹۳۹ء میں جناب زریں رقم نے ابجد کی دوسری وصلی لکھی۔ جو فنی اعتبار سے ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس وصلی نے انہیں اپنے معاصرین میں ممتاز کر دیا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں جناب زریں رقم کے دو مخلص سرپرستوں (جناب کویراج ہرنام داس اور خواجہ محمد شفیع اختر مرحوم) کا ذکر بھی کر دیا جائے جن کی مخلصانہ سرپرستی میں ان کا فن پروان چڑھا اور اوج کمال پر پہنچا۔ اول الذکر تقسیم ملک کے بعد دہلی میں آباد ہو گئے۔ مؤخر الذکر سے مسلسل تیس سال رفاقت رہی۔ جسے آخر موت نے منقطع کر دیا۔ جناب زریں رقم کے قریباً چھ ماہ بعد خواجہ صاحب نے بھی اس جہان فانی سے رحلت کی اور رفاقت کا حق ادا کر دیا۔

خوشنویس یونین:

اللہ تعالیٰ نے کمال فن کے ساتھ جناب زریں رقم کے قلب سلیم میں تنظیم خوشنویساں کا داعیہ بھی پیدا فرمایا۔ اور ان سے وہ قابل قدر کام لیا جو خطاطی کی تاریخ میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

۱۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ''خوشنویس یونین'' کا قیام عمل میں آیا اور اس کی صدارت کا تاج جناب زریں رقم کے سر پر رکھا گیا۔ تمام خوشنویس بلا لحاظ مذہب وملت یونین کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے اور خوشنویسوں کی تاریخ میں نئے دور کا آغاز ہوا۔ جناب زریں رقم نے صدارت کا واقعی حق ادا کیا۔ اپنے عہد صدارت میں انہوں نے تمام ملک کے طول وعرض کا دورہ کیا۔ بڑے بڑے شہروں میں خوشنویس یونین کی شاخیں قائم کیں۔ امرتسر، جالندھر، لدھیانہ، بہاول پور، کراچی، ملتان، راولپنڈی، پشاور، سیالکوٹ، لائل پور، سرگودھا، جموں، بمبئی اور حیدر آباد دکن وغیرہ میں بہ نفس نفیس یونین کے استحکام اور اس کے مقاصد کی ترویج واشاعت کے لیے گئے۔ خوشنویس حضرات سے ملاقاتیں کیں۔ جلسے منعقد کیے۔ خوشنویس طبقہ جو پامالی کی زندگی بسر کر رہا تھا، اس میں زندگی کی نئی لہر دوڑا دی۔ اس سلسلے میں ان کا خلوص وایثار مثالی تھا۔ انہوں نے بہت طویل سفر کیے۔ لیکن تمام اخراجات خود برداشت کیے، خوش خلقی، بردباری اور متحمل مزاجی کے جوہر سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا تھا لہذا پیچیدہ اور لاینحل مسائل بھی بالآخر سہل اور آسان شکل اختیار کر لیتے۔ وہ جس کام کے لیے کمر ہمت باندھتے پوری تندہی سے عہدہ برآ ہوتے۔ اگر کسی سے مقابلہ پیش آتا تو استقلال کی چٹان بن جاتے۔ اخبار ''پرتاپ'' لاہور کے خلاف معرکہ جیتنے کا شاندار کارنامہ انجام دے کر جناب زریں رقم نے اپنی دھاک بٹھا دی۔ خوشنویس طبقہ کی کایا پلٹ گئی۔ اس واقعہ کو تاریخ فراموش نہیں کر سکتی۔ اس فتح ونصرت سے یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ دیگر مالکان اخبارات نے بھی کاتبوں کی تنخواہ میں معتد بہ اضافہ کیا اور بونس کے علاوہ دیگر آئینی مطالبات منظور کر لیے۔ یہ مطالبات دوسری جنگ عظیم کے دوران میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور خوفناک قحط کی وجہ سے پیش کیے گئے تھے۔ پرتاپ اخبار کے مالک مہاشے کرشن کے مزاج میں رعونت تھی۔ اس کے رویہ کے خلاف فن خطاطی کی عزت وعظمت کی خاطر اور خوشنویسوں کا وقار برقرار رکھنے بلکہ بلند کرنے کے لیے جناب زریں رقم نے بھوک ہڑتال کر دی۔ اس انتہائی اقدام اور خوشنویسوں کے اتحاد سے خائف ہو کر مہاشے جی کو گھٹنے ٹیکنا پڑے۔ ورنہ اس سے پیشتر تو مہاشے جی یہاں تک اعلان کر چکے تھے کہ ''میں حکومت کے سامنے کبھی نہیں جھکا تو پھر خوشنویس یونین کے روبرو کیسے جھک سکتا ہوں''۔ لیکن مہاشے جی کا غرور تین دن ہی میں پاش پاش ہو گیا۔ مطالبات تسلیم کر لیے گئے اور سابقہ اجرتوں سے چار گنا اجرت زائد ادا کرنی پڑی۔

روزنامہ ''پربھات'' کے مالک نے بھی یونین سے ٹکر لی، لیکن دوسرے ہی دن بے چارگی کے عالم میں جناب زریں رقم کے پاس حاضر ہو کر بطریق احسن معاملہ ختم کیا۔ اس کے بعد لاہور کے مسلم اخبارات کے سامنے بھی مطالبات پیش کیے گئے عدم التفات کے باعث بیک وقت ہڑتال کر دی گئی۔ حالات قابو سے باہر ہو گئے۔ یونین اور اخبارات کے مالکوں کے درمیان ''ممدوٹ ولا'' میں نواب افتخار حسین خاں ممدوٹ، راجہ غضنفر علی اور میاں ممتاز دولتانہ (سابق وزرائے پنجاب) وغیرہ اصحاب نے بھی سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی جو ناکام ثابت ہوئی۔ بالآخر جناب زریں رقم کی حکمت عملی اور جہد مسلسل سے مسلم اخبارات نے مطالبات تسلیم کر لیے۔

یہ واقعات مشتے نمونہ از خروارے کی حیثیت رکھتے ہیں ورنہ جناب زریں رقم کی شاندار خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

۱۹۴۸ء میں بعض ناگزیر حالات کی بنا پر جناب زریں رقم نے یونین کی صدارت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ لیکن دوسرے ہی برس اراکین یونین کے اصرار پر پھر دوبارہ منصب صدارت پر فائز ہو گئے۔ یاد رہے یونین کے قیام سے ۱۹۵۱ء تک وہی صدر منتخب ہوتے رہے۔

۴ نومبر ۱۹۴۹ء کو پاکستان خوشنویس یونین نے جناب زریں رقم کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا جس میں ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں ایک طلائی گھڑی اور ایک طلائی انگوٹھی نذر کی گئی۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۶ نومبر ۱۹۴۹ء کی خبر ملاحظہ ہو۔

''لاہور ۴ نومبر ۴ بجے عصر منشی تاج الدین زریں رقم کے اعزاز میں خوشنویسوں نے ایک دعوت دی جس میں یونین کے عہدیداروں کے علاوہ معزز شہریوں نے شمولیت کی۔ سب سے پہلے پیر عبدالحمید صاحب جنرل سیکرٹری نے سپاسنامے میں زریں رقم صاحب کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ منشی تاج الدین زریں رقم صاحب نے فن خطاطی کو اعلیٰ معیار پر پہنچایا اور اسے ایک جدید فن کی حیثیت دی۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ممدوح نے فن کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے۔ آپ نے خوشنویس حضرات کی پوزیشن مضبوط بنا کر بہت بڑا پارٹ ادا کیا ہے جس کا ہمیں اعتراف ہے۔ اس کے بعد منشی عبدالمجید شمیم، منشی عبدالجبار اور منشی محمد دین نے اپنی تقریروں میں تاج الدین زریں رقم کے اقدامات کو سراہا۔ خواجہ محمد شفیع اختر نے ایک پرکیف نظم پڑھی۔ بعد ازاں خوشنویسوں کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک طلائی گھڑی اور ایک طلائی انگوٹھی بطور نذرانہ پیش کی گئی۔ آخر میں خطاط الملک صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔''

فیڈرل کونسل:

۱۹۴۹ء ـ ۵۰ میں میاں محمد شفیع مدیر اقدام و سابق سیکرٹری جرنلسٹس ایسوسی ایشن نے خوشنویس یونین، جرنلسٹس ایسوسی ایشن اور اخبار فروش یونین کی ایک مشترکہ "فیڈرل کونسل" بنانے کی تحریک کی۔ اس تجویز پر اتفاق رائے ہوا اور فیڈرل کونسل کا قیام عمل میں آ گیا۔ جناب زریں رقم اپنی جامع صفات شخصیت کے پیش نظر اس کے پہلے صدر منتخب کیے گئے۔ انہوں نے اپنی خداداد لیاقت سے اس فیڈرل کونسل کے اندر بھی زندگی کی روح پھونک دی۔ چنانچہ جب اخبار سندھ آبزرور کے مالک راشدی صاحب نے اخبار کے پریس سٹاف کو ظلم و ستم کا شکار بنایا تو پنجاب میں جناب زریں رقم کے زیر قیادت اخبارات میں صوبہ گیر ہڑتال کی گئی۔ انہوں نے خوشنویسوں، اخبار نویسوں اور اخبار فروشوں کے ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس کی رہنمائی بھی کی۔ اسی دن سہ پہر کو گول باغ لاہور میں ایک جلسہ بھی کیا گیا۔ بظاہر یہ کاروائی معمولی نظر آتی ہے لیکن تمام اخبارات کا ایک ہی دن بند ہو جانا اپنے اثر کے لحاظ سے غیر معمولی واقعہ ثابت ہوا۔ اس سے نہ صرف پاکستان میں تہلکہ مچ گیا۔ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اس واقعہ کا بہت اثر ہوا۔ کئی ممالک میں ریڈیو کے ذریعہ اس ہڑتال کی خبریں نشر کی گئیں اور اخبارات میں جلوس کی تصاویر شائع ہوئیں۔ تحریک کو مزید تقویت پہنچانے کے لیے جناب زریں رقم صدر خوشنویس یونین، مسٹر لوئس صدر جرنلسٹس یونین اور میاں محمد صادق صدر اخبار فروش یونین نے دورہ کراچی کی سکیم تیار کی۔ اس دورے کی خبریں ریڈیو پاکستان سے نشر کی گئیں جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔ کئی دن یہ تحریک برابر چلتی رہی۔ بڑے بڑے لیڈروں اور صاحب اثر ہستیوں نے اس ہڑتال کو ختم کرانے کی کوشش کی مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ بالآخر راشدی صاحب نے ہتھیار ڈال دیے اور پریس سٹاف کے مطالبات منظور کر لیے۔ یہ عظیم الشان کارنامہ جناب زریں رقم کے حسن تدبر اور قوت عمل پر شاہد عادل ہے۔

خدمت خلق:

جناب زریں رقم مسلسل کئی سال تک خوشنویس یونین کے صدر منتخب ہوتے رہے یہ ان کے حسن اخلاق اور خدمت خلق ہی کا نتیجہ تھا۔ وہ حد درجہ خلیق، ملنسار اور غمخوار آدمی تھے۔ بردبار اور مستقل مزاج کے تھے۔ بڑے صلح کل اور باغ و بہار طبیعت کے مالک تھے۔ حلیہ آج بھی نگاہوں کے سامنے ہے۔ فربہ جسم، موزوں قامت، فراخ پیشانی، گندم گوں پروقار چہرہ، قمیص شلوار اور شیروانی میں ملبوس، سر پر قراقلی ٹوپی، خوب زیب دیتی تھی۔ پاپوش کبھی گرگابی اور کبھی کھسہ استعمال کرتے تھے۔ ہمیشہ خوش پوش رہتے اور اپنے شاگردوں کو بھی یہی تلقین کرتے۔ وہ ہر لحاظ سے اس طبقہ کو آسودہ حال دیکھنا چاہتے تھے۔ بے کار خوشنویسوں کی خاطر ہمیشہ اپنا وقت قربان کر کے ان کے ساتھ جاتے اور کام کا بند و بست کرتے اکثر ایسا بھی ہوا کہ کوئی ناراض ہوا تو اس کے گھر پہنچ گئے اور اسے پھر اپنا بنا لیا۔

تقسیم ملک کے بعد جو صورت حال پیش آئی وہ ناگفتہ بہ ہے۔ اکثر کاتب فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ مہاجر حضرات لاتعداد مصائب میں بے کار تھے اور فاقوں سے نڈھال ہو رہے تھے۔ عین اس وقت جب ان کی زندگی اور موت کا سوال درپیش تھا۔ جناب زریں رقم نے اس طرف توجہ دی اور اپنی شبانہ روز محنت سے روزگار مہیا کرتے میں قابل قدر کردار پیش کیا۔ جس اولوالعزمی اور جانفشانی سے انہوں نے اپنے بے کار اور مہاجر بھائیوں کی امداد کا طریقہ اختیار کیا۔ وہ انہی کی دماغی کاوش کا نتیجہ تھا۔ باوجود یہ کہ یہ توقع تھی کہ اجرتیں ضرورت سے زیادہ گر جائیں گی اور سرمایہ اس صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے۔ جناب زریں رقم نے کتابت کی اجرتوں میں نمایاں اضافہ کرایا جو بالکل غیر متوقع تھا۔ اور اس طرح یہ کاتب حضرات بہت سی تکالیف سے بچ گئے۔

جناب زریں رقم خدمت کا کوئی موقع حتی الامکان ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ متعدد شاگرد ایسے تھے جن کا قیام و طعام بھی انہوں نے اپنے ذمے لے رکھا تھا۔ بعض کو اپنے گھر سے کھانا دیتے اور بعض کے لیے محلّہ کے کسی گھر میں انتظام کرتے۔ بیٹھک کاتاں کے دروازے شاگردوں کے لیے ہمیشہ کھلے رہتے۔ دوسرے کاتبوں کے گھر گھر جا کر دستک دیتے اور بازار سے کام لا کر مہیا کرتے۔ مثلاً راقم سطور ایسے دو کاتبوں کو بخوبی جانتا ہے۔ جن کے بارے میں سنا ہے کہ ان میں سے ایک نے قلعی گری اختیار کر رکھی تھی اور دوسرا بارہ آنے روزانہ پر کہیں ملازم تھا۔ جناب زریں رقم نے انہیں پہلے روزنامہ "انقلاب" اور پھر "امروز" میں ملازم کرایا۔ آج کل وہ دونوں ساڑھے چار سو روپے ماہانہ پر کام کر رہے ہیں۔ جناب زریں رقم کو اگر کبھی یہ اطلاع ملتی کہ فلاں اخبار کے عملۂ کتابت تنخواہ نہیں دی جا رہی یا مالکان ناروا سلوک کر رہے ہیں تو بے چین ہو جاتے اور جب تک وہ معاملہ سلجھ نہ جاتا آرام نہ کرتے۔

راقم سطور بھی جناب زریں رقم کا زیر بار احسان ہے۔ ناچیز کو اچھی طرح یاد ہے جب ۲۶ ستمبر ۱۹۵۱ء کو وارد لاہور ہوا تھا۔ لاہور میں کچھ جاننے والے لوگ موجود تھے، اس لیے امید تھی کہ کوئی پریشانی پیش نہ آئے گی۔ لیکن یہ توقع بالکل غلط ثابت ہوئی۔ لہذا کچھ وقت سراسیمگی میں گذرا۔ مزید برآں سی عرصہ میں مجھے بخار بھی آنے لگا۔ جس نے طوالت اختیار کر لی۔ ان دونوں میرا قیام قطب الاقطاب حضرت سید نا علی ہجویری گنج بخش رحمۃاللہ علیہ کی مسجد کے عقب میں تھا۔ دس روپے ماہوار کرائے پر ایک کمرہ لے رکھا تھا۔ جناب زریں رقم کو میری بیماری کا حال معلوم ہوا تو شام کے وقت اپنے خالہ زاد بھائی منشی اقبال احمد خوشنویس "امروز" کی معیت میں عیادت کو آئے۔ کمرے کو صحت کے لیے سخت ناپسند کرتے ہوتے ہوئے چھوڑنے کی تلقین کی اور ساتھ ہی اپنے ہاں بیٹھک کاتاں چلنے کی دعوت دی۔ میں اس حسن التفات سے بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ صبح انہوں نے اپنے چند شاگرد بھیجے اور میرا سامان لوہاری دروازہ لے گئے۔ دو تین شاگردوں کو انہوں نے میری تیمارداری پر مقرر کر دیا۔ الحمدللہ چند روز بعد صحت ہو گئی۔ اس کے بعد بھی چند ماہ تک میرا قیام بیٹھک کاتاں ہی میں رہا۔ اس دوران میں جناب زریں رقم اپنی کمال شفقت سے کتابت کا کام مہیا کرتے رہے بچوں کا قاعدہ اور ایک کتاب "ہدایت نامہ غذا" بھی انہوں نے مجھ سے لکھوائی۔ لاہور آنے سے پیشتر راقم سطور نے جناب زریں رقم کو صرف دو مرتبہ دیکھا تھا۔ پہلی مرتبہ غالباً ۱۹۴۶ء میں اپنے گاؤں گھوڑیالہ ضلع سیالکوٹ میں اور پھر ۱۹۴۹ء میں لائل پور میں۔ لیکن اس کے باوجود جان پہچان نہ تھی۔ البتہ والد صاحب سے ان کے خاصے مراسم تھے۔ پورا تعارف ۱۹۵۱ء میں لاہور ہی میں ہوا۔ پھر جو ان کی عنایات و احسانات کا سلسلہ شروع ہوا وہ تادم حیات قائم رہا۔ وہ بڑے فراخدل تھے اگرچہ مشق و اصلاح خط کے سلسلہ میں مجھے ان سے باقاعدہ تلمذ حاصل نہیں تھا اور تعلق صرف نظری استفادہ تک محدود تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے خاص شاگردوں ہی کی طرح مجھے عزیز رکھا اور ایک شفیق استاد کی طرح سرپرستی کی۔ یہ ان کی کرم فرمائی ہی کا نتیجہ تھا کہ راقم سطور کو پہلے روزنامہ "احسان" اور پھر "نوائے وقت" میں کام کرنے کا بہترین موقع ملا۔ یہ ان کے حسن اخلاق اور خدمت خلق کی چند مثالیں ہیں جو پیش کی گئی ہیں۔

نقوش زریں:

جناب زریں رقم نے بڑی محنت سے فن حاصل کیا تھا خطاطی نستعلیق جلی میں ان کا مقام بہت بلند تھا۔ راقم سطور نے خط جلی کا ان سے زیادہ چابکدست خوشنویس کوئی نہیں دیکھا۔ بڑے سے بڑا پوسٹر وہ گھنٹے دو گھنٹے میں ختم کر دیتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہزاروں پوسٹر لکھے۔ جو اس فن لطیف میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اکثر خوشنویس ان کے پوسٹر دیواروں سے اتار کر محفوظ کر لیتے تھے۔ احرار کانفرنس کے پوسٹر خاص امتیازی شان کے ہوتے تھے۔ دنگلوں کے اشتہار لکھنے والا تو ان کے سوا کوئی دوسرا ماہر تھا ہی نہیں۔ ان اشتہاروں کا مضمون بھی وہ خود ہی ترتیب دیتے۔ پہلوان لوگ ان کا بڑا احترام کرتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ بہت سے پہلوان بیٹھک پر آجاتے اور جناب زریں رقم کے اردگرد بیٹھ جاتے۔ وہ پوسٹر لکھنا شروع کر دیتے اور پہلوان مضمون زبانی بیان کرتے جاتے۔ گرمیوں میں تو کچھ عجیب ہی منظر ہوتا تھا، پہلوان لوگ کرتے قمیص اتار کر بیٹھتے، جناب زریں رقم بھی قمیص سے بدن کو بے نیاز کر دیتے، اس طرح وہ پہلوانوں میں ایک پہلوان ہی نظر آتے۔ بورڈ نویسی میں بھی جناب زریں رقم کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ اکثر و بیشتر پینٹر ان کے رہین منت تھے۔

جناب زریں رقم کا فنی کمال کتب و رسائل کے سرورقوں اور اخبارات کی پیشانیوں پر جلوہ گر ہوا انہوں نے متعدد اخبارات کی پیشانیاں لکھیں ان میں سے اکثر آج بھی تابندہ ہیں۔ زمیندار، احسان، شہباز، انقلاب، نوائے وقت مغربی پاکستان، آزاد، احرار، انصاف، چٹان، تعمیر، کوہستان، سفینہ، جہاد وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اخبارات کے عملۂ کتابت کی فراہمی کا کام بھی عموماً ان کے سپرد ہی کیا جاتا تھا۔

کتابوں میں مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے ترجمان القرآن کا سرورق ان کے فن کی درخشاں مثال ہے۔ رسائل میں ادب لطیف، عالمگیر، ہمایوں، ادبی دنیا، پنجابی، نونہال، بیسویں صدی وغیرہ کے ٹائٹل نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

جناب زریں رقم کی نوک قلم نے جن متعدد مشہور شعراء کے کلام کو سنوارا، ان میں علامہ اقبال، ابوالاثر حفیظ جالندھری، اختر شیرانی اور جوش ملیح آبادی بھی شامل ہیں۔ شفائے عالم دواخانہ لاہور کی فہرست ادویہ جو "جام صحت" کے نام سے بلاکوں پر شائع ہوئی تھی قابل دید ہے۔ اس فہرست میں ان کا فن اوج کمال پر ہے۔

جناب زریں رقم کا فن مساجد و عمارات کے کتبات اور سنگ مرمر کے انواع مزار کی شکل میں بھی پائندہ ہے انہوں نے لاتعداد کتبے تحریر کیے۔ ان میں نواں بازار کی مسجد، دارالفرقان باغبانپورہ کے قطعے اور قطب الاقطاب حضرت سیدنا علی ہجویری گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے برآمدے کے کتبے قابل دید ہیں۔

جناب زریں رقم اپنے قطعات کو "مرقع تاج" کے نام سے مستقل تصنیف کی شکل میں شائع کرنا چاہتے تھے۔ لیکن ان کی یہ تمنا بھی تشنۂ تکمیل رہ گئی۔

اپنے زمانہ حیات میں انہوں نے نومبر ۱۹۵۳ء میں فنون لطیفہ کے نوادر کی پہلی بین الاقوامی نمائش منعقدہ راولپنڈی میں حصہ بھی لیا۔ اس نمائش کا اہتمام عساکر پاکستان کی طرف سے چیف سٹاف لیفٹیننٹ جنرل حیاء الدین اور ان کے رفقاء نے کیا تھ جناب زریں رقم بہ نفس نفیس راولپنڈی گئے اور اپنے چند قطعات سے نمائش کو زیب و زینت دی۔ اس نمائش میں مختلف فنون لطیفہ کے تین ہزار نوادر رکھے گئے تھے۔ خطاط الملک کے قطعات اپنی شان میں بالکل منفرد نظر آتے تھے۔ جنرل حیاء الدین نے ان کی فنی خدمات کے اعتراف میں ایک میڈل بھی دیا۔

جناب زریں رقم کے وصال کے چند سال بعد بہاولپور آرٹ کونسل کے زیر اہتمام خطاطی کی ایک قابل قدر نمائش منعقد ہوئی۔ عزیزم محمد سلیم بن زریں رقم نے بھی اپنے مایۂ ناز والد کے قطعات نمائش گاہ میں رکھے۔ جناب مختار مسعود ڈپٹی کمشنر و صدر آرٹ کونسل بہاولپور بھی انعام دیا اور حکومت پاکستان سے سفارش کی کہ وہ جناب زریں رقم مرحوم کو سرکاری اعزاز اور مزید پانچ ہزار روپیہ ان کی فنی خدمات کے اعتراف میں عطا کرے۔ مسٹر سہاب دہلوی سیکرٹری آرٹ کونسل نے یہ اعتراف کیا کہ دور جدید کے خطاطوں میں جناب زریں رقم مرحوم کے رنگین و مرصع قطعے نمائش بہاولپور میں سب سے زیادہ نمایاں نظر آتے ہیں۔

ستمبر ۱۹۶۳ء میں ٹوکیو (جاپان) میں خطاطی کی ایک بین الاقوامی نمائش میں محکمۂ آثار قدیمہ حکومت پاکستان نے جناب زریں رقم مرحوم کے قطعات پیش کیے۔ منتظمین نمائش نے نقد انعام کے علاوہ تمغہ بھی دیا۔ نمائش میں دوسرے ایشیائی ممالک کے خطاطوں کے نمونے بھی رکھے گئے تھے مگر جناب زریں رقم کے قطعات ان میں بالکل نمایاں تھے۔

قبول عام اور شہرت دوام:

جناب زریں رقم نے اپنے صدارتی دور میں جس خلوص و دیانت اور محنت و ایثار سے کام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے صلے میں انہیں مقبولیت و شہرت دی۔ دوسرے شہروں سے انہیں متواتر دعوت نامے آتے۔ جب وہ دورہ کرتے تو ہر شہر کے خوشنویس ان کا گرم جوشی سے استقبال کرتے۔ جلسے کرتے اور سپاسنامے پیش کر کے داد تحسین دیتے۔ ان کی بے لوث خدمت ان کے قبول عام کا باعث ہوئی۔ ذیل میں چند سپاسناموں کے اقتباس پیش کیے جاتے ہیں جس سے ان کی مقبولیت کا اندازہ ہو سکے گا۔

"یہ ہماری خوش نصیبی ہے اور ہم اپنی قسمت پر بجا طور پر فخر کرتے ہیں کہ عالی جناب خطاط الملک منشی تاج الدین زریں رقم جن کی اعلیٰ قابلیت اور لازوال فنی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے ہمارے شہر میں تشریف لائے اور ہمیں اپنے دیدار کا شرف بخشا۔ گرامی قدر! ہم اس قابل نہیں کہ جناب کی خدمات کا شکریہ ادا کر سکیں جو آپ نے اپنے بھائیوں کے لیے سرانجام دیں اور آپ ہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اس قابل ہوئے کہ آپس میں مل کر بیٹھ سکیں۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ وقت آنے پر ہم ہر قسم کی جان و مال کی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔"

۱۰ مارچ ۱۹۴۴ء — جملہ خوشنویسان ملتان

"ہم آپ کی تشریف آوری پر انتہائی مسرت اور تشکر کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی اس خوش قسمتی پر نازاں ہیں کہ آپ نے سرزمین لائل پور کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا......... ہمیں کامل توقع ہے کہ آپ ہماری مشکلات کو دور کریں گے۔ ہم آپ کو اپنے ہر قسم کے تعاون سے پورا یقین دلاتے ہیں۔ آخر میں ہم آپ کی خدمت میں مسرت اور تشکر کے پرخلوص جذبات کا ہدیہ پیش کرتے ہیں اور کل پاکستان خوشنویس یونین کی صدارت کے لیے آپ کی ذات گرامی پر فخر محسوس کرتے ہیں"۔

۱۹۴۹ء — جملہ اراکین خوشنویس یونین لائل پور

"راولپنڈی میں آپ کے ورود مسعود پر ہم جس قدر اظہار مسرت کریں بجا ہے اور اپنے کلاہ افتخار کو جتنا بھی بلند کریں درست ہے۔ آپ نے خدمت فن کے سلسلہ میں جو کارنامے سرانجام دیے ہیں وہ آنے والے نونہال فخر یہ بیان کریں گے۔ آپ کی جانفشانیاں دراں تھک کوششیں ہمارے لیے اور آنے والے اہل فن کے لیے مشعل راہ ثابت ہوں گی۔ ہم سب خلوص دل سے آپ کے لیے درگاہ کاتب تقدیر میں دست بدعا ہیں کہ قادر مطلق آپ کو خدمت قوم و فن کی بیش از بیش توفیق ارزانی فرمائے اور اپنے شاگردوں کا ممد و معاون بنائے رکھے۔ آمین!

۳۱ اکتوبر ۱۹۵۴ء — اراکین خوشنویس یونین راولپنڈی

جناب زریں رقم تقسیم ملک کے بعد دو مرتبہ دہلی گئے۔ پہلے دسمبر ۱۹۵۲ء میں اور پھر ستمبر ۱۹۵۴ء میں دہلی میں ان کا شاندار استقبال ہوا۔ دوسری مرتبہ آل انڈیا خوشنویس یونین نے جناب زریں رقم کے اعزاز میں ۵ ستمبر ۱۹۵۴ء کو دینگر ہوٹل نئی دہلی میں ایک پر تکلف پارٹی دی جس میں انہیں خراج تحسین ادا کیا گیا۔ روزنامہ "پرتاپ" نئی دہلی کی خبر ملاحظہ ہو۔

"نئی دہلی ۵ ستمبر: آل انڈیا خوشنویس یونین کی طرف سے خطاط الملک منشی تاج الدین زریں رقم کے اعزاز میں ایک پر تکلف پارٹی دینگر ہوٹل نئی دہلی میں دی گئی۔ خطاط

الملک کی گرم جوشانہ ملاقات سے متاثر ہو کر خوشنویس یونین پھر سے زندگی کا ثبوت بہم پہنچاتی نظر آتی تھی۔ یونین کی طرف سے شری راجکپور جنرل سیکرٹری، سردار نرائن سنگھ صدر یونین اور پنڈت رام پرشاد نے معزز مہمان کا سواگت کیا۔ شری الفت ایمن آبادی اور شری تاجور سامری نے باموقع اشعار پڑھ کر سماں باندھا۔ خطاط الملک منشی تاج الدین زریں رقم صاحب نے اس عزت افزائی کے لیے خوشنویس یونین کا مناسب الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ اور یونین کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ تاج صاحب اختلاج قلب کے علاج کے لیے دہلی آئے تھے۔ آپ کل پاکستان جا رہے ہیں"۔

مذکورہ اعزازی پارٹی میں جناب زریں رقم کی خدمت میں صدر یونین سردار نرائن سنگھ لائل پوری نے ایک سپاسنامہ بھی پیش کیا جس میں ان کی خدمات کے اعتراف میں آل انڈیا خوشنویس یونین کی طرف سے انہیں "خطاط مشرق" کا خطاب بھی دیا گیا۔

وفات:

۱۳ جون ۱۹۵۵ء پیر کی صبح کو 9:30 بجے فن خطاطی کا یہ تاجدار اس عالم ناپائدار سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گیا۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ریڈیو پاکستان نشر ہونے سے یہ روح فرسا خبر جلد ہی شہر میں پھیل گئی۔ احباب وتلامذہ مرحوم کے ذاتی مکان واقع کوچہ غوثیہ نواں بازار نزد چوک متی پر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ تجہیز وتکفین کے بعد دیدار عام ہوا۔ عصر کے وقت جنازہ اٹھا۔ اشکبار سوگوار خوشنویسوں، صحافیوں، ادیبوں، کتب فروشوں، پینٹروں اور آرٹسٹوں کا ایک جم غفیر اپنے بہترین دوست اور بہترین محسن کو دوش بدوش لیے قبرستان میانی صاحب کی طرف روانہ ہوا۔ شام کے وقت یہ زریں انسان اپنے والد ماجد اور برادر خورد چوہدری عبدالوہاب کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

راقم سطور نے حسب ذیل تاریخ وصال کہی:

ہائے، تاج الدین زریں رقم لاہوری ۱۳۷۴ھ

مزار اسلامیہ پارک کے قریب فصیح روڈ کے کنارے بائیں جانب واقع ہے "خوابگہ خطاط الملک" ۱۳۷۴ھ مادہ تاریخ ہے جو راقم سطور ہی کا نتیجہ فکر ہے۔ رحلت کے وقت جناب زریں رقم کی عمر پچاس سال تھی۔ پس ماندگان میں ایک بیوہ اور چار لڑکے عبدالمجید، محمد سلیم، محمد سجاد اور محمد اعجاز ہیں۔

خراج تحسین:

جناب زریں رقم کی وفات کی خبر اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کی۔ بعض نے اداریے بھی لکھے اور مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ہندوستانی اخبارات نے بھی گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

پاکستان ٹائمز لاہور:

مشہور خوشنویس خطاط الملک تاج الدین زریں رقم کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم نے خوشنویس یونین کے صدارتی دور میں خوشنویسوں کی تنخواہوں اور کتابت کی اجرتوں میں اضافہ کرایا۔ انہوں نے اپنے پیچھے بے شمار شاگرد اور احباب سوگوار چھوڑے ہیں۔

نوائے وقت لاہور:

خطاط الملک تاج الدین زریں رقم کے انتقال سے یقیناً صحافت کے حلقوں میں ایک عظیم نقصان ہوا ہے۔ مرحوم بڑے ملنسار، خوش اخلاق اور مرنجاں مرنج انسان تھے۔

اس دور میں انہوں نے فن خطاطی کو چار چاند لگائے شاہکار چھوڑے کہ جن پر ہماری آنے والی نسلیں بجا طور پر فخر کریں گی۔ انہوں نے انتھک کوششوں سے اپنے حلقہ تلامذہ میں چند ایسے نوجوان خطاط پیدا کیے جو ان کی یادگار کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ جو آج کل پاکستان کے اخبارات میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مرحوم نے اپنے خون سے فن کو پروان چڑھایا۔

"احسان" لاہور:

خطاط الملک منشی تاج الدین زریں رقم کا شمار برصغیر پاک و ہند کے صاحب طرز خوشنویسوں میں ہوتا ہے۔ زریں رقم کے سینے میں ایک ہمدرد انسان کا دل تھا۔ وہ اپنے ہم پیشہ بھائیوں کے بے حد خیر خواہ تھے۔ انہی کی کوششوں سے لاہور میں خوشنویسوں کی تنظیم ہوئی۔ کارگزاری، اوقات کار اور معاوضہ وغیرہ کے اکثر مطالبات بھی انہی کی زیر قیادت تسلیم کیے گئے۔ خطاط الملک کی وفات سے دنیائے کتابت میں جو خلاء پیدا ہوا ہے۔ وہ شاید مدت تک پر نہ ہو سکے۔

"امروز" لاہور:

خطاط الملک منشی تاج الدین زریں رقم کا شمار پاک ہند کے چوٹی کے خطاطوں میں تھا۔ مرحوم پاکستان خوشنویس یونین کے بانی تھے اور انہوں نے مسلسل کئی سال اس کی صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ استاد صاحب کی وفات سے لاہور کے اخباری حلقوں میں بالعموم اور خوشنویس حلقوں میں بالخصوص غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔"

"تعمیر" راولپنڈی:

خطاط الملک منشی تاج الدین زریں رقم ایشیا کے نامور خطاط تھے۔ روزنامہ تعمیر اور قومی کتب خانہ کو تاج صاحب کی ہمدردی اور مخلصانہ سرپرستی کا شرف حاصل رہا۔ انہوں نے ۲۶ ستمبر ۱۹۴۹ء کو روزنامہ تعمیر راولپنڈی کے صفحہ اول کی پیشانی "تعمیر" اور بڑی سرخی کتابت فرما کر افتتاح کیا۔ اور جب تک زندہ رہے تعمیر اخبار کے لیے ہر قسم کی فنی اور غیر فنی خدمات سے نوازتے رہے۔ ادارہ اپنے ممتاز محسن کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔"

"کوہستان" راولپنڈی:

منشی تاج الدین زریں رقم کا انتقال پر ملال ہمارے چند قومی حادثوں میں سے ایک ہے۔ وہ اردو زبان کے ایک محسن تھے۔ انہوں نے جو جدوجہد خوشنویسوں کی تنظیم اور انکے معیار زندگی بلند کرنے کے لیے کی تھی اس کے لیے ساری دنیائے کتابت ان کی ہمیشہ ممنوں رہے گی۔ اردو صحافت کے ساتھ ان کی شخصیت کچھ اس طرح وابستہ تھی کہ وہ صحافیوں کی برادری کے رکن معلوم ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔"

"آفاق" لاہور:

تاج الدین زریں رقم کی وفات سے خطاطی وخوشنویسی کے دائرے میں ایک ایسی جگہ خالی ہو گئی ہے۔ جس کا پر ہونا اس دور میں مشکل نظر آتا ہے۔

"نوائے پاکستان" لاہور:

"زریں رقم پاک وہند کے بہترین خوشنویسوں میں شمار ہوتے تھے اور خوشنویسوں کی انجمن کے بانیوں میں سے تھے۔ آپ نے فن کی خدمات کے علاوہ اہل فن کی بھی بڑی خدمت کی۔"

ہلال پاکستان لاہور:

''آسمان کتابت کا درخشندہ ستارہ خطاط الملک تاج الدین رقم اپنی تمام ضیا بادلوں کو سمیٹ کر ظلمت کدۂ موت میں روپوش ہو گیا۔''

شہباز پشاور:

''خطاط الملک منشی الدین زرین رقم فن خوشنویسی ایشیائی شہرت کے مالک تھے۔ ہمارے پاس اخبار ''شہباز'' کی پیشانی مرحوم کی ایک غیر فانی یادگار محفوظ ہے۔''

پرتاپ دہلی:

''ایشیا کے نامور خطاط اعظم تاج زریں رقم صاحب رحلت فرما گئے جس سے پرتاپ اخبار بند رہا۔''

پربھارت جالندھر:

''کاتبوں میں یہ خبر بڑے رنج سے سنی جائے گی کہ خطاط الملک تاج الدین زریں رقم اس دنیا سے چلے گئے۔ مرحوم کاتبوں کی بہبود کے زبردست حامی تھے۔ ایک برس قبل دہلی جاتے ہوئے جالندھر سٹیشن سے گزرے تو یہاں کاتبوں اور دوستوں نے ان کا شاندار استقبال کیا تھا''۔

(پاکستان کے متعدد شہروں میں جناب زریں رقم کی یاد میں جلسے ہوئے اور مختلف یونینوں کی طرف سے ان کی فنکارانہ صلاحیتوں اور بے لوث خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ہندوستانی احباب پر بھی اس حادثے کا یکساں اثر ہوا۔ چند مشہور شہروں کی رودادیں ذیل کی جاتی ہیں۔)

لاہور:

خوشنویس یونین لاہور کے قائمقام صدر پیر عبدالحمید صاحب نے ایک بیان میں خطاط الملک کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا اور کاتبوں کے لیے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور ان کی خدمات کو سراہا جو انہوں نے خوشنویسوں کی فلاں و بہبود کی خاطر کیں۔

جناب برکت علی شاہ صاحب صدر پینٹرز یونین لاہور نے کہا کہ مرحوم کی خدمات کے اعتراف کا بہترین طریقہ ان کے اصولوں کی مشعل راہ بنانا ہے۔

مجلس ایجنٹ اخبارات مغربی پاکستان کے صدر خان وزیر محمد صدیقی نے خطاط الملک کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور اخباری برادری سے اپیل کی کہ وہ فنڈ کے ذریعے مرحوم کے فن پاروں کی نمائش کا اہتمام کرے۔

خواجہ عزیز الرحمن آنریری جنرل سیکریٹری پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی لاہور نے کہا کہ مجھے پاکستان کے مایۂ ناز خطاط تاج الدین زریں رقم کی موت کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا ہے۔ یہ ایک قومی نقصان ہے۔ کوئی شخص ایک طویل عرصہ تک ان کی جگہ نہیں لے سکے گا۔ ان کے رفقاء انہیں ایک بے غرض قائد کی حیثیت سے یاد رکھیں گے۔ جس نے اپنے پیشے کے وقار کے لیے اپنی پوری زندگی صرف کر دی۔

(روزنامہ امروز لاہور)

کراچی:

کراچی کے ممتاز خوشنویسوں کا ایک اجتماع یوسف دہلوی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں خطاط الملک صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اجلاس میں مجید دہلوی، امتیاز علی صاحب اور عبدالرشید صاحبان کے علاوہ متعدد دیگر اخباری نمائندوں نے تقاریر کے ذریعے خطاط الملک کی فنی خدمات کا اعتراف کیا۔
قرآن خوانی سے ایصال ثواب بھی کیا گیا۔

بمبئی:

بمبئی کے مشہور و معروف آرٹسٹ فیض مجد صاحب جو جناب زریں رقم مرحوم کے تلامذہ میں سے ہیں انہیں انتقال کی خبر ملی تو خواجہ محمد شفیع صاحب اختر کے نام حسب ذیل تعزیتی خط لکھا۔

''مکرمی خواجہ صاحب! بزرگوارم، استاد فن تاج زریں رقم کی وفات کی خبر سن کر دل کو از حد رنج ہوا۔ تاج صاحب ایک بلند ہمت اور بے شمار فنی خوبیوں کے مالک تھے۔ خدا انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ یہاں ان کے شاگرد اور دوست احباب ایک میٹنگ کر رہے ہیں جہاں ان کو خراج عقیدت پیش کیا جائے گا۔ والسلام

شریک غم۔ فیض مجد۔ بمبئی (بھارت)

روزنامہ ''پرتاپ'' دہلی کی خبر ملاحظہ ہو:

دہلی:

نئی دہلی ۱۷ جون: خطاط اعظم تاج زریں رقم صاحب رحلت فرما گئے جس سے پرتاپ اخبار بند رہا۔ مرحوم کے شاگردوں اور دوستوں نے کملا مارکیٹ بیٹھک کاتباں میں ایک جلسہ زیر اہتمام آل انڈیا خوشنویس یونین منعقد کیا۔ سردار نرائن سنگھ صدر آل انڈیا خوشنویس یونین نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم ایشیا کے نامور خطاط ہونے کے علاوہ کاتب برادری کے بہت بڑے محسن تھے۔ انتقال سے ایک سال پیشتر مرحوم بغرض علاج تشریف لائے تھے اور ہمارے لیے نیک خواہشات کا اعادہ فرمایا تھا۔

شری پنڈت رام پرشاد جنرل سیکرٹری آل انڈیا پینٹرز ایسوسی ایشن نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تاج صاحب صرف خوشنویس ہی نہ تھے بلکہ ایک بلند کردار کیمال آرٹسٹ بھی تھے۔ مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔

سنت رام بالی ہیڈ کاتب ''پرتاپ'' نے تاج الدین زریں رقم کی فنی خدمات کا ذکر کیا۔ قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں لواحقین اور شاگردوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

''جلسے میں سینکڑوں کاتبوں کے علاوہ اخبار نویسوں، پینٹروں، آرٹسٹوں اور پریس ورکروں نے بھی شرکت کی۔''

لاہور کے چند مشہور صحافیوں کے خیالات و بیانات بھی ملاحظہ ہوں:

غلام رسول مہر:

برصغیر پاک و ہند کے مشہور صحافی اور بلند پایہ ادیب جناب غلام رسول مہر کے یہ تاثرات ۱۳ جون ۱۹۶۵ء کو ''مشرق'' میں شائع ہوئے۔

''آج مرحوم زریں رقم کی دسویں برسی منائی جا رہی ہے۔ گویا ان سے مفارقت کی مدت پر مزید ایک سال گذر گیا۔ اسی طرح یہ مدت دور زماں کے ساتھ بڑھتی جائے گی۔ لیکن جن آنکھوں نے انہیں دیکھا ہے اور جن دلوں نے مرحوم کے پہلو میں پر خلوص محبت کی تڑپ محسوس کی ہے وہ آنکھیں مرحوم کے چہرے کا فطری تبسم اور انکی پیشانی کی دلآویز کشائش کبھی نہ بھولیں گے۔ وہ قلب مرحوم کی پرخلوص یاد ہمیشہ تازہ رکھیں گے۔

مجھے تاج مرحوم سے اس زمانے میں پہلی مرتبہ شناسائی کا موقع ملا۔ جب ان کی خوشنویسی خاصی شہرت پا چکی تھی اور وہ زریں بھی کہلاتے تھے۔ تاہم ان کی عظمت کا وہ دور شروع نہیں ہوا تھا۔ جو فطری خصائص کی بنا پر انہیں کچھ آگے چل کر ملنے والی تھی۔ مرحوم کے جن محاسن نے مجھے ابتدا ہی میں بے حد متاثر کیا وہ ان کی بے تکلفی

تھی۔ ہر معاملہ میں ہر فرد کی اعانت پر آمادگی اور ہر مشکل میں امکانی حد تک ہر ضرورتمند کی رفاقت پر پر مستعدی ان کا عام وصف تھی۔ کسی بھی کام کے لیے ان سے کہہ دیا جائے وہ حتی المقدور اسے پورا کرنے میں کوئی دقیقہ سعی فرد گذاشت نہیں کرتے تھے۔

عجیب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوشنویسی کا خاص جوہر عطا کیا تھا۔ جس پر وہ بجا ناز کر سکتے تھے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ انہیں کبھی خیال بھی نہ آیا کہ وہ ایک ممتاز صاحب فن ہیں۔ ایسے لوگ بہت دیکھے جنہیں مختلف فنون میں درجہ کمال حاصل تھا۔ لیکن ایسے اصحاب بہت کم دیکھے جن کے اقوال وافعال اور حرکات وسکنات میں فن دانی کی بڑائی کم یا زیادہ نمایاں نہ رہی ہو۔ یعنی جنہوں نے فن کو وسیلہ فخر بنانے کے بجائے محض ذریعہ خدمت سمجھا۔ اور اسی پر مسرور ومطمئن رہے۔ مرحوم تاج زریں رقم کا تعلق اسی زمرے سے تھا جس کے افراد کی تعداد ہمیشہ کم رہی۔ میرے نزدیک ان کی یاد دلوں میں تازہ رہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ پھر وہ مخلص، ہمدرد۔ دلی دوست اور بے غرض رفیق تھے۔ ان کی محبت ہمدردی نے چھوٹے، بڑے، ادنیٰ واعلیٰ میں امتیاز کبھی گوارا نہ کیا۔ سب کے ساتھ یکساں حسن سلوک کو مدۃ العمر اپنا شیوہ وشعار بنائے رکھا۔ ان کے کمال فن کے باب میں کچھ عرض کرنا میرا منصب نہیں، صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ حسن کتابت کی بنا پر وہ واقعی زریں تھے۔ میرے لیے تو وہ ایسے محبت پرور دوست تھے، جیسے پیشتر کے دور میں بلحاظ تعداد زیادہ نہ تھے اور اب تو وہ چراغ لیکر ڈھونڈنے سے بھی ایسی شخصیتیں بہت کم نظر آئیں گی۔ غرض وہ ایک بڑے صاحب فن اور میرے نزدیک ایک بڑے انسان بھی تھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت عالم بقا میں ان پر چتر افگن رہے۔ ارباب فن اور دوستوں کے لیے مرحوم کی یاد ان اوصاف ومحاسن کی پرورش کا وسیلہ ہے جن کا ایک قابل قدر عملی پیکر وہ خود تھے۔

''ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد''

چراغ حسن حسرت:

''مرحوم سے میرے تعلقات بہت پرانے تھے۔ غالباً ۱۹۲۹ء یا ۱۹۳۰ء میں ان سے اختر شیرانی کے ہاں پہلی بار ملاقات ہوئی تھی۔ وہ ان دنوں سبزہ آغاز نوجوان تھے۔ لیکن اسی زمانے میں انہیں خاصی شہرت حاصل ہوگئی تھی۔ پھر وہ آہستہ آہستہ اپنے قران و اماثل سے آگے نکل گئے اور ایسی شہرت اور ناموری حاصل کی جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آتی ہے۔ حق تعالیٰ انہیں اپنے دامن رحمت میں جگہ دے، مرحوم کی موت واقعی سانحہ ہے۔

فروغ شمع جواب ہے، رہے گا صبح محشر تک • مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

مکتوب نیاز مند: چراغ حسن حسرت

عبد المجید سالک:

سالک صاحب نے جناب زریں رقم مرحوم کی یاد میں ایک جلسہ کی صدارتی تقریر میں فن خطاطی کی ترویج وترقی کے لیے ''حلقہ زریں'' بنانے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ''سلاطین کے زمانے میں زیادہ تعجب انگیز نہیں مگر جمہوریت کے اس دور میں جب فن کے قدر دان محض لفظی ہمدردی کرتے ہیں خطاط الملک جیسے فن کار کا پیدا ہونا ان کے اپنے فن سے لگاؤ اور محنت کی دلیل ہے''۔ انہوں نے پاکستان خوشنویس یونین کے رہنما سے اپیل کی کہ وہ اپنے مطالبات منوانے کے لیے انتہا پسندی اختیار کرنے کی بجائے زریں رقم کے نقش قدم پر میانہ روی اختیار کریں۔

میاں محمد شفیع:

میاں محمد شفیع (ایم ایل اے) مدیر ''اقدام'' کے بیان کا اقتباس:

افسوس کہ موت نے نہ صرف ایک عظیم فنکار ہم سے چھین لیا بلکہ مزدوروں کو ایک سچے اور مخلص بہی خواہ سے محروم کر دیا۔ مرحوم پاکستان میں اخبار نویسوں، کاتبوں اور اخبار نویسوں کی فیڈریشن کے سب سے پہلے صدر تھے۔ مجھے ان کے سیکرٹیری کی حیثیت سے ان کے ساتھ کام کرنے کی سعادت ملی۔ میں اس بات کو کبھی نہ بھول سکوں گا کہ انہوں نے ذاتی مفاد کو اپنے غریب ساتھیوں پر قربان کرنے میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی۔ جناب خطاط الملک کی موت نے خوشنویس دنیا کو ایک بہت بڑے محسن سے محروم کر دیا ہے۔ اور مجھے ایک نہایت مخلص دوست، دیانت دار اور قابل اعتماد ساتھی کی رفاقت سے۔ اس موقع پر میں صحافیوں، خوشنویسوں اور اخبار فروشوں سے دردمندانہ اپیل کروں گا کہ وہ اپنے اس نڈر، بے خوف اور بہادر ساتھی کی یاد کو زندہ رکھنے کے لیے کوئی عملی اقدام کریں۔

نوائے وقت۔ لاہور

تلامذہ:

جناب زریں رقم کے تلامذہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ان میں مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی سب شامل ہیں۔ عقیدتمندوں کا حلقہ تو بہت وسیع ہے۔ قابل ذکر تلامذہ میں سرفہرست دو صاحب کمال خوش نویس ہیں۔ جنہوں نے اہل فن سے داد تحسین حاصل کی اور اپنے استاد محترم کی شہرت میں چار چاند لگائے۔ ان میں جناب حافظ محمد یوسف سدیدی خطاط اعلیٰ روزنامہ ''امروز'' اور جناب صوفی خورشید عالم خورشید رقم خطاط اعلیٰ روزنامہ ''مساوات'' ہیں۔ ان کے علاوہ فیض مجدد آرٹسٹ (بمبئی) خلیفہ محمد طفیل، نصیر الدین لاہوری، محمد امین خاور، عبدالرشید امرتسری، عمر عظیم، صلاح الدین، ضیا بہاری (حال کراچی) محمد طفیل (ایڈیٹر ''نقوش'') اقبال اشرف اور نھورام وغیرہ قابل ذکر تلامذہ ہیں۔

انتخاب جانشین:

جناب زریں رقم مرحوم کی ذات ایک مدت تک مرجع فن رہی۔ اس افادہ عام کو جاری رکھنے اور حلقۂ تلامذہ کو مربوط رکھنے کے لیے کسی موزوں شخصیت کا انتخاب ضروری تھا۔ چنانچہ استاد زریں رقم کی وفات کے تیسرے روز (۱۵ جون ۱۹۵۵ء) ان کے تلامذہ اور احباب نے مرحوم کی بیٹھک کاتباں (لوہاری دروازہ) میں جمع ہو کر اس مسئلے پر غور وفکر کیا۔ جناب حافظ محمد یوسف صاحب سدیدی نے جناب صوفی خورشید رقم کا نام تجویز کیا۔ عاجز راقم سطور نے تائید کی۔ منشی اقبال احمد (برادر خالہ زاد زریں رقم مرحوم) نے تائید مزید کی۔ مجلس کے سرپرست خواجہ محمد شفیع اور منشی اقبال احمد نے جناب خورشید رقم کو ہار پہنائے اور جانشینی عمل میں آگئی۔ بحمد اللہ ان کے قابل جانشین کے ذریعے یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

ان الفاظ پر مضمون ختم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جناب زریں رقم کی مغفرت فرمائے اور روز محشر حضور خاتم النبیین رحمتہ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

سید انور حسین نفیس رقم لاہور

ارمغانِ زریں

راقم السطور سید نفیس الحسینی نے جناب زریں رقم کے وصال پر نظم کہی جو نوائے وقت ۲۱ جون ۱۹۵۵ء کی اشاعت خصوصی میں شائع ہوئی

لوحِ تاریخ پہ ہے نقش تیرا خط جمیل
دہر میں لمحہ فگن ہے تیرے فن کی قندیل
تیرا انداز نگارش روشن کاہکشاں
تیری رفتار قلم جنبشِ بال جبریل
تیری تدبیر سے فنکاروں کے ایام پھرے
تیری کوشش سے ہوا ایک زمانہ تبدیل
گاہ شادابی محفل تیری رنگین گفتار
گاہ افسردگی بزم تیری طبع علیل
منزل زیست کہاں اور کہاں راہِ عدم
یہ سفر زحمت یک گام وہ راہ کتنی طویل
شکوہ اللہ سے کیا کیجئے کہ ہم جانتے ہیں
زندگی تیری ہے خود تیری اداؤں کی قتیل

آہ ! اے زریں رقم اے تاجدارِ خوش خطی
صاحبِ طرزِ جدید اے تاجدار خوش خطی
تیرے خوشہ چیں ہیں عصرِ نو کے خوش نویس
اے گلستان کتابت اے بار خوش خطی
ہے مرقع کا تیرے ہر حرف اور ایک اک لفظ
نازش فن کتابت اے افتخار خوش خطی
بخش دی تو نے ہر خاموش خط کو زباں
تو تھا گویہ اک مظہر پروردگار خوش خطی
ہے مرقع ترے عالم کا عالم فیصیاب
تیرے محور پر ہیں جو فدا و نثار خوش خطی
آسکا ترمیم کی زد پر نہ تیرا کوئی خط
آج تک محفوظ ہے تیرا حصارِ خوش خطی
یاد ہے ہم کو تیرا دورِ زریں یاد ہے
اے حسین فنکار اے دوستدار خوش خطی
تیرے سنگ میل سے پاتے ہیں منزل راہرو
تیرے خامے نے تراشے ہیں راہگور خوش خط
ایک اک محور اس کا دائرہ ہے روحِ فن
ایک اک وصلی ہے اسکی شاہکارِ خوش خطی

یہ نظم پیرزادہ کشفی ملتانی نے جناب زریں رقم کی خدمت میں 20 جولائی 1950ء میں طفیل احمد جنرل سیکرٹری خوشنویس یونین ملتان کی طرف سے دعوت استقبالیہ کے موقعہ پر پیش کی۔

بخشی تاروں نے تابناک چھلک
ماہِ نو نے عطا کی نوک پلک
عمل نے جملہ لطافتیں بخشیں
اور کل نے نزاکتیں بخشیں
ماہِ کامل نے دائرے بخشے
پیش پرویں نے کردیئے نقطے
الف الحمد سے ملا جد ملا
مل گئی ساتھ بائے بسم اللہ
زلفِ و الیل بن کے رہی
وال دارالسلام بن کے رہی
نون ہے صاف نور نبی
بن گئی عین عینِ عیسیٰ علیؑ
لیلتہ القدر کی سیاہی نے
نوک خامہ میں بھر دیئے جلوے

نذرانہ عقیدت
جناب فدا حسین فدا مدیر مہرومہ لاہو

اے ماہر و یکتائے فن ، اے صاحب طرزِ جدید
اوج پر تیرا کیا خالق نے تھا بختِ سعید
خوش نویسی میں تجھے حاصل یدِطولیٰ ہوا
اکملیت کی تجھے بخشی تھی خالق نے کلید
لعل و الماس و گہر تیرے مرقع پر نثار
اپنے فن میں تو ہے تھا واقعی فریدِوحید
تیری کلکِ گوہر افشاں کا ہے ہر اک معترف
گل ہوا تیرا چراغ زندگانی آہ! فنکار قطعات جدید
خطِ ریحان، خطِ سنبل اور خطِ گلزار میں
اہلِ جنت فردوس تجھ سے لکھوائیں گے
ارتقائے فن میں تھی تیرے عزائم کی نوید
ساتھ گل ہو گئی احباب کی شمع امید

دو قطعات حافظ مظہر الدین ایڈیٹر کوہستان نے جناب زریں رقم کی خدمت میں انکے فن سے متاثر ہو کر پیش خدمت کئے تھے۔

مرے فن کار! تیرے معجزہ فن کی نمود
حسن تخیل بھی ہے ندرت افکار بھی ہے
تیرے خمے سے جو ٹپکتے ہیں وہ دل آویز نقوش
ان میں تابندگی حسن یار بھی ہے!
تیری تخلیق تیرے موئے قلم کا اعجاز
اہلِ دولت کی توجہ کا طلب گار نہیں
تو ہے فنکار تیرا کام ہے فن کی تخلیق
تیری محنت کا صلہ، درہم و دنیا نہیں

نذرِ نفیس

فن خون دل میں ڈبونے کا نام ہے
فن مہر و ماہ و نجم پرونے کا نام ہے
خطاط الملک ! بارگاہِ ناز میں تری
فن ملک دل کا تاجور ہونے کا نام ہے
اک فن کی زندگی ہے تیری زندگی کا باب
بس کاتب ازل کا یہ فیضانِ خاص ہے
افسانہ حیات تیرا کیا کہے نفیس
لوح و قلم ہوئے جو تیرے محن سے فیضیاب

جناب الطاف پرواز ایڈیٹر روزنامہ تعمیر کی نظم جناب زریں رقم کے وصال پر شائع ہوئی

حسن روئے قلم کو چھین لیا
لفظوں کے پیچ و خم کو چھین لیا
موت نے آج فن کے ہاتھوں سے
تاج زریں رقم کو چھین لیا
حسن الفاظ کو عطا کر کے
خط کی رنگینیاں سوا کر کے
زندگی فن سے ہو گئی رخصت
درد میں ہم کو مبتلا کر کے

جناب الطاف پرواز ایڈیٹر روزنامہ تعمیر کی نظم جناب زریں رقم کے وصال پر شائع ہوئی۔

حسن روئے قلم کو چھین لیا
لفظوں کے پیچ و خم کو چھین لیا
موت نے آج فن کے ہاتھوں سے
تاج زریں رقم کو چھین لیا
حسن الفاظ کو عطا کر کے
خط کی رنگینیاں سوا کر کے
زندگی فن سے ہوگئی رخصت
درد میں ہم کو مبتلا کر کے
آہ! وہ پیکر خلوص وفا
جو بہر حال مسکراتا تھا
ہم تو تکتے رہیں گر راہ اسکی
تاج سا آئے گا نہ اب کوئی
کیا بھروسہ ہے زندگانی کا
آدمی بلبلہ ہے پانی

نذرعقیدت

اصغر حسین نظیر لدھیانوی ایڈیٹر رونامہ امروز

تاج الدین زرین رقم خطاط الملک استاد فن
اٹھ گیا اس بزم سے فن کتابت کا امام
جس کی رحلت پر ہوا ہر شخص کے دل کو قلق
فرط رنج وغم سے ہر شاگرد کا سینہ ہے شق
اہل فن کو سعی پیہم سے منظم کر گیا
عمر بھر دیتا رہا تنظیم وحدت کا سبق
قبر اسکی رحمت باری سے ہو گل زار خلد
اور وہ روز جزا ہو سرخ مثل شفق
تیرھویں تھی جون کی اکیسویں شوال کی
سال پچپن عیسوی موت نے الٹا ورق
سال ہجری کی ہوئی جب فکر تو آئی ندا

ا ب ت ح د ذ ر ز س ش ص ط ع ف

ق ک گ ل م ن و ھ ء ی ے

تاج الدین زریں رقم

قط ۳ — قط ۲½ — ″

ا ب ت ج د ر ز س ش ص ط ع ف

″ ″ ″

ق ک گ ل م ن و ہ ھ لا ء ی ے

تاج الدین زرّیں رقم

ا ب ت ج د ذ ر ز س ش ص ط ع ف

ق ک گ ل م ن و ہ ھ لا ء ی ے

تاج الدین زریں رقم

با بت بج بد بر بس بش بص بط بع بف

کتبہٗ تاج الدین زرّیں رقم لاہور

بق بک بگ بل بم بن بو بہ بھ بلا بی بے

جا جب حت بج جد جر بس بش بص بط بع حف

کتبہ تاج الدین زریں رقم لاہوری

بق جگ حک بل بم بن جو بہ حلا بی جے

سا ست سب سج سد سر سس سش سص سط سع سف

کتبہ تاج الدین زرّیں رقم لاہوری

سق سک سگ سل سم سن سو سہ سلا سی سے

صا صب صت صج صد صر صس صش صص صط صع صف

کتبہ تاج الدین زرّیں رقم لاہور

صق صک صگ صل صم صن صو صہ صلا صی

طا طب طج طد طر طس طش طص طط طع طف

طق طک طگ طل طم طن طو طہ طھ طلا طے

کتبہ تاج زریں رقم لاہوری

عا عب عت عج عد عر عس عش عص عط عع عف

کتبہ تاج الدین زرّیں رقم لاہوری

عق عک عگ عل عم عن عو عہ عھ علا عی عے

فا فب فت فج فد فر فز فس فش فص فط فع فف

تاج زرین رقم لاهور

فو فک فگ فل فم فن فو فه فهـ فلا فی

کا کت کب کج کد کر کس کش کص کط کع کف

کتبہ تاج الدین زریں رقم لاہور

کق کک کل کم کن کو کہ کھ کلا کی کے

ما مت مب مج مد مر مس مش مص مط مع مف

مق مگ مک مل مم من مو مہ مھ ملا می

کتبہ تاج الدین زریں رقم لاہوری

ما ہب ہت ہج ہد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف

کتبہ تاج الدین زریں رقم لاہور

ہق ہک ہگ ہل ہم ہن ہو ہھ ہہ ہلا ہی ہے

ما ہب ہت ہج ہد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف

کتبہ تاج الدین زریں رقم لاہور

ہق ہک ہگ ہل ہم ہن ہو ھ ھہ ہلا ہی ہے

ہا ہب ہت ہج ہد ہر ہس ہش ہص ہط ہع ہف

کتبہ تاج الدین زریں رقم لاہور

ہق ہک ہگ ہل ہم ہن ہو ہھ ہہ ہلا ہی ہے

رسول صادق
۴۸۶

شاهنشه ارض و سما بلغ العلی بکماله

وصف رخ او والضحی کشف الدجی بجماله

قرآن با خلق خوش او حسنت جمیع خصاله

صدقا فتنا اتحا صلوا علیه و آله

کتبه تاج الدین زرین رقم لاهور

اللہ ھو

کیا مفت کا زاہدوں نے الزام لیا
تسبیح کے دانوں سے عبث کام لیا
یہ نام وہ ہے کہ جس کو بے گنتی لیں
کیا لطف جو گن گن کے ترا نام لیا

زبیر رضوی

اَپنا دُکھ

اے دل نہ بنا غیر کو محرم اپنا
ہر زخم پہ آپ رکھ تو مرہم اپنا
تنہائی میں آپ اپنے دُکھ درد کو جھیل
اپنے کو بنا آپ ہی ہمدم اپنا

تاج زرّیں رقم، لاہور

به می سجّاده رنگین کن گرت پیر مغان گوید

زرّین رقم

که سالک بی‌خبر نبود ز راه و رسم منزلها

۳۰

بَلَغَ العُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

خطاط الملک تاج زریں رقم لاہور

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر

من وجہک المنیر لقد نوّر القمر

لا یمکن الثّناء کما کان حقّہ

"بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر" ۱۳۶۹ھ

خط الملک تاج زرّیں رقم لاہور پاکستان

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم

تاج زریں رقم لاہور

نہایت اس کی حسین ابتدا ہے اسماعیل

هو الغنی

نادِ علیاً مظہر العجائب

تجدہ عوناً لک فی النوائب

کل ہم و غم سینجلی

بولایتک یا علی یا علی یا علی

تاج زریں رقم اللہ

دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء




صلی اللہ علیہ وسلم
احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ
تاج زریں رقم لاہور سنہ ۱۹۵۰ء

پروازِ مجاہد

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں — ابھی عشق کے اِمتحاں اور بھی ہیں

تہی زِندگی سے نہیں یہ فضائیں — یہاں سینکڑوں کارواں اور بھی ہیں

قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بُو پر — چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں

اگر کھو گیا اِک نشیمن تو کیا غم — مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا — ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

اسی روز و شب میں اُلجھ کر نہ رہ جا — کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے راز داں اور بھی ہیں

تاج زریں رقم — اقبالؒ

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

تاج زرّیں رقم



وقتِ شہید کیسے صابر تھے حسین ابنِ علی
شکر کا سجدہ کیا تلوار کے سائے تلے
تاج زریں رقم

عرضِ حال

بحضورِ محبوبِ باریؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

جو دِین بڑی شان سے نِکلا تھا وطن سے
پردیس میں وُہ آج غریب الغُربا ہے

وُہ دِین ہُوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اَب اُس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دِیا ہے

وُہ دِین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہبان
اَب اُس کا نگہبان اگر ہے تو خُدا ہے

فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نِسبت بہت اچھّی ہے اگر حال بُرا ہے

دولت ہے نہ عزّت نہ فضیلت نہ ہُنر ہے
اِک دِین ہے باقی سو وُہ بے برگ و نوا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مِٹ جائے نہ آخر
مُدّت سے اِسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اِس سے یہ ظاہر کہ یہی حُکمِ خُدا ہے

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ اِک ایک فدا ہے

گر دین کو جوکھوں نہیں ذلّت سے ہماری
اُمّت تیری ہر حال میں راضی برضا ہے

از مولانا حالی

[illegible] رقم

عِصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پَر تُو نے دِلِ آزُردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تری رَحمت نے گوارا نہ کیا

تاج الدین زرّیں رقم لاہور

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی

گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

کتبہٗ تاج زریں رقم

آ ب ت ج د ڈ ر س ش ص ط ع ف

خطاط الملک تاج الدین زریں رقم لاہور۔ پاکستان

گولڈ میڈلسٹ

ق ک گ ل م ن و ہ ھ لا ی ے

۱۳۷۶۹

۱۹.۴۵۰

مرا ز پیرِ طریقت نصیحتی یاد است

تاج زرّیں رقم

که غیرِ یادِ خدا هر چه هست برباد است

سکندرانہ جلال

نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں اُنکی تقدیریں

کمالِ صدق و مروّت ہے زندگی اُنکی
معاف کرتی ہے فطرت بھی اُنکی تقصیریں

قلندرانہ ادائیں، سکندرانہ جلال
یہ اُمتیں ہیں جہاں میں برہنہ شمشیریں

خودی سے مردِ خود آگاہ کا جمال و جلال
کہ یہ کتاب ہے، باقی تمام تفسیریں

شکوہِ عید کا منکر نہیں ہوں میں لیکن
قبولِ حق ہیں فقط مردِ حُر کی تکبیریں

حکیم میری نواؤں کا راز کیا جانے
ورائے عقل ہیں اہلِ جنوں کی تدبیریں

اقبالؒ

تاج زریں رقم

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہدیۂ نعت

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعین و قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں فدائے جمالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی است
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

تاج الدین زریں رقم لاہور

بندۂ پروردگارم اُمتِ احمدؐ نبی

دوستدارِ چار یارم تا با ولادِ علیؓ

مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرتؑ خلیلؑ

خاکِ پائے غوثِ اعظمؓ زیرِ سایہ ہر ولی

دلوں کو مرکزِ مہر و وفا کر
حریمِ کبریا سے آشنا کر
جسے نانِ جویں بخشی ہے تو نے
اُسے بازوئے حیدر بھی عطا کر

دسمبر ۱۹۵۰ — اقبال — تاج زریں رقم

اے آبِ خاک شو کہ ترا آبرو نماند
آزردہ رفت از تو لبِ تشنہ حسین

تاج زریں رقم

عاشقِ صنعِ خدا با فر بود
عاشقِ مصنوعِ او کافر بود

تاج زریں رقم

سرودِ رفتہ باز آید کہ ناید
نسیمے از حجاز آید کہ ناید
سر آمد روزگارِ ایں فقیرے
دگر دانائے راز آید کہ ناید

اقبال

سنگ در گاہ جیلانی
مدثر بلال قادری

آ ب ت ج د ذ ر ز س ش ص ط ع ف

ق ک گ ل م ن و ہ ھ لا ی ے

تاج الدین زریں رقم

۱۳۵۹ھ

۱۹۴۰

جمالیاتِ و فنونِ لطیفہ۔ فہرست نمبر ا صفحہ نمبر ۱۴۲ ۱۹۶۵ء مدارس کے کتب خانوں کیلئے منظور شدہ کتابیں
اُردو ثانوی درجات کے لیے شائع کردہ محکمہ تعلیم حکومتِ پاکستان

نامی کوئی بغیر مشقّت نہیں ہُوا
سَو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہُوا



پتہ خط و کتابت : محمد سلیم بن زریں رقم
بیٹھک کاتباں (زریں اکیڈمی) اندرون لوہاری گیٹ لاہور

۳۶ واں اضافہ شدہ ایڈیشن مطبوعہ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ۶۵ روپے

ملنے کا پتہ،
مکتبہ تعمیرِ انسانیت،
غزنی سٹریٹ ★ اُردو بازار لاہور